احسان دانش

- **پیدائش :** ۲ - فروری ۱۹۱۴ء کاندھلا (ہندوستان)
- **وفات :** ۲۱ - مارچ ۱۹۸۲ء لاہور
- **تصانیف :** جادۂ نو، دردِ زندگی، نفیرِ فطرت، شیرازہ، ابرِ نیساں، فصلِ سلاسِل، جہانِ دانش

نَوائے سَروش

حاصلاتِ تعلّم یہ نظم پڑھ کر طلبہ : (۱)نسبتہً طویل کلام سُن کر اپنے لفظوں میں بیان کرسکیں۔ (۲) درسی تحریر (نظم) کو اوصافِ بلند خوانی (صحتِ تلفظ، لب و لہجے، رموز اوقاف، اعتماد، زیرو بم) کے لحاظ سے پڑھ سکیں۔ (۳) بیت بازی کی محفل میں مستند اور معیاری شعر پڑھ سکیں۔ (۴)"حسنِ تکرار" کی تعریف کرسکیں۔

اُمیدِ فتح رکھو اور عَلَم اٹھائے چلو
عَمَل کے ساتھ مقدّر کو آزمائے چلو

مسافروں میں مسافت کا ذکر، کیا معنی؟
فضا پکار رہی ہے، قدم بڑھائے چلو

بجا ، بجا، کہ اندھیرا ہے شاہ راہوں میں
چراغِ فکر جہاں تک جلے، جلائے چلو

یہ دُور آگ نہیں، روشنی ہے منزل کی
قدم ملا کے بڑھو اور عَلَم اٹھائے چلو

سفینہ غرق ہو یا کوئی گھاٹ پر اترے
تمھارا فرض یہ ہے، روشنی دکھائے چلو

جو برق رَو ہیں انھیں دو اُصولِ ہم سَفَری
جو تیز گام نہیں، ان کا دل بڑھائے چلو

نہیں ہے شاخ تراشی ہی شاملِ دانشؔ
رَوِش رَوِش پہ نئے پھول بھی کِھلائے چلو

(ماخوذ از "جہانِ دانش")

مشق

سوال نمبر۱ : درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) شاعر کے نزدیک مقدر آزمانے کی کیا شرط ہے ؟

(ب) مسافر کو شاعر نے فاصلے کا ذکر کرنے سے کیوں منع کیا ہے ؟

(ج) تیسرے اور پانچویں شعر کی تشریح کیجیے۔

(د) شاعر نے مقطعے میں کیا نصیحت کی ہے ؟ واضح کیجیے۔

(ہ) شاعر کے نزدیک برق رَو کے لیے اصولِ ہم سفری کیا ہوسکتے ہیں ؟

سوال نمبر۲: اس نظم کا مرکزی خیال لکھیے۔

سوال نمبر۳ : درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معنی لکھیے:

برق رو	چراغِ فکر	قدم ملانا	تیز گام	شاخ تراشی	نوائے سروش	رَوِش

سوال نمبر۴ : دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) "گھاٹ پر اُترنا" کے معنی ہیں:

(الف)گھاٹا ہوجانا (ب)دھوبی گھاٹ پر آنا

(ج)ساحل پر پہنچنا (د)ہوائی جہاز کا گھاس پر اترنا

(۲) "بجا بجا کہ اندھیرا ہے شاہ راہوں میں" اس مصرعے میں مناسب رمزِ وقف آئے گی:

(الف)وقفہ (ب)ندائیہ (ج)سوالیہ (د)ختمہ

(۳) اوصاف بلند خوانی میں یہ وصف بھی شامل ہے:

(الف)تیز رفتاری (ب)صحتِ تلفظ (ج)ترنم (د)دھیمی آواز

(۴) لفظ "عَلَم" کی جمع ہے:

(الف)عُلُوم (ب)اَعلام (ج)اَعلَم (د)عُلَما

(۵) "تیزگام" سے شاعر کی مراد ہے:

(الف)تیز ذہن والے (ب)تیز زبان والے (ج)تیزقدم والے (د)تیز سوچ والے

حُسنِ تکرار:

"چلنا وہ بادلوں کا زمیں چوم چوم کر ـــــ اور اٹھنا آسماں کی طرف جھوم جھوم کر"
"بجلی کو دیکھو آتی ہے کیا کوندتی ہوئی ـــــ سبزے کو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا روندتی ہوئی"
"آتی اِدھر صبا ہے، اُدھر سے نسیم بھی ـــــ اور ان کے ساتھ ساتھ ہے آتی شمیم بھی"

درج بالا اشعار میں الفاظ "چوم چوم کر"، "جھوم جھوم کر"، "ٹھنڈی ٹھنڈی" اور "ساتھ ساتھ" استعمال

ہوئے ہیں۔ اس طرح ایک ہی لفظ کے بار بار استعمال سے شعر میں جو خوبی پیدا ہوتی ہے، اُسے "صنعتِ تکرار" کہتے ہیں۔

سوال نمبر۷ : آپ اس نظم میں سے "صنعتِ تکرار" تلاش کر کے لکھیے۔

سرگرمیاں

- طلبہ دو گروپوں میں تقسیم ہوکر بیت بازی کے اصول کے تحت مقابلہ کریں گے۔
- طلبہ دو یا زیادہ گروپوں میں تقسیم ہو کر اوصاف بلند خوانی کے مطابق ایک ایک شعر پڑھیں گے۔
- طلبہ جوڑیوں میں کمرۂ جماعت میں تقسیم ہوجائیں ۔ باری باری ایک طالبہ/طالب علم شعر سنائے۔ دوسری طالبہ/طالب علم اپنے لفظوں میں بیان کریں گے۔

برائے اساتذہ

- اپنی نگرانی میں ہر سرگرمی اس کے تقاضوں کے مطابق طلبہ سے کرائیے۔
- لغت یا تھیسارس کے استعمال میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- طلبہ کو بہ طور خاص بیت بازی کے اُصول اور فوائد بتائیے۔
- طلبہ کو اوصافِ بلند خوانی واضح طور پر بتائیے۔